ابو سعید حنیف احمد محمود-برطانیہ

٭٭٭ تقریر ٭٭٭

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ

وقت 5-7 منٹ

مکرم مرزا انور احمد صاحب اور اہلیہ محترمہ صاحبزادی صبیحہ امینہ بیگم صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ(التوبہ:112)

یعنی توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (اللہ کو) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بُری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دے دے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے۔ سیرت ''مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب و اہلیہ محترمہ صاحبزادی صبیحہ امینہ بیگم صاحبہ''

مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب 1927ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت سیّدہ محمودہ بیگم اُم ناصر صاحبہؓ کے بیٹے اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماموں تھے۔

آپ نے 1944ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خواہش پر ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلہ لیا اور وہاں سے اپنی تعلیم مکمل کی۔

آپ کی شادی محترمہ صاحبزادی صبیحہ امینہ بیگم صاحبہ بنت محترم مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ اپنے پوتوں کی شادی میں حضرت امّاں جان نے جو شرکت فرمائی ان میں سے آپ کی شادی آخری تھی جس میں حضرت امّاں جان شامل ہوئیں تھیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیاں اور ایک بیٹے سے نوازا جن میں محترمہ امۃ الوحید صاحبہ زوجہ پیر محی الدین طاہر احمد، محترمہ امۃ الوکیل صاحبہ زوجہ مرزا محمود احمد، محترمہ امۃ العلیم عطیہ صاحبہ زوجہ عبد العلیم احمد اور مکرم مرزا احسن احمد صاحب شامل ہیں۔

آپ بہت ملنسار، مہمان نواز، پیار کرنے والے اور دوسروں کا احساس کرنے والے اور سلسلہ کے لیے بڑی غیرت رکھنے والی شخصیت تھے۔ ایک یہ بھی نمایاں خوبی تھی کہ حِسّ مزاح بہت تھا اور اپنی مجلس میں لوگوں سے مذاق کیا کرتے تھے اور کبھی پریشان مجلس میں بھی اپنے مزاح کی وجہ سے جان پیدا کر دیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر نوری صاحب آپ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ غریب اور نادار مریضوں کی امداد کے لئے طاہر ہارٹ میں اکثر آتے تھے اور مجھے رقم دے کے جایا کرتے تھے۔

سامعین! دار الضیافت کی ابتدائی کچی عمارت مسجد مبارک ربوہ کے سامنے تعمیر کی گئی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کا انتظام آپ کے سپرد کیا تھا اور موجودہ دارالضیافت کی ابتدائی تعمیر بھی آپ کے ہی دور میں ہوئی تھی۔ 1982-1983ء تک آپ افسر لنگر خانہ کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ آپ کو بطور نائب ناظر امور عامہ کام کرنے کی توفیق ملی۔ سندھ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی زمینوں کی نگرانی بھی آپ کے سپرد تھی۔

خاکسار کو لمبا عرصہ اسلام آباد پاکستان میں خدمات کی توفیق ملی۔ یہ صحت افزا مقام پر رخصت گزارنے آیا کرتے اور گھنٹوں بیٹھ کر علمی محفل سجایا کرتے تھے اور بہت سی پُرانی باتیں، قصے اور واقعات سنایا کرتے تھے۔ مکرم آر ڈی احمد صاحب کے ساتھ اِن کی رشتہ داری کے ساتھ دوستی یاری بھی تھی۔ چونکہ خاکسار نے اِن کے والد حضرت حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب کی سیرت پر خاکسار نے ایک ضخیم کتاب تحریر کی تھی اِس ناطے بھی تعلق مضبوط ہوا اور کافی مواد بھی مہیا فرمایا۔ جب 2005ء میں مَیں

نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بن کر ربوہ آیا تو درس و تدریس اور مسجد اقصیٰ میں خطبات دینے کا سلسلہ شروع ہوا تو حوصلہ افزائی بھی کرتے تھے۔ ہر وقت چہرہ پر مسکراہٹ نظر آتی۔

آپ مورخہ 14 جولائی 2014ء کو اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 87 برس تھی۔ 14 جولائی کو ہی بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مسجدِ مبارک میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ دارالفضل قطعہ نمبر 12 میں ہوئی۔

آپ کی وفات کے بعد خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"ہماری والدہ کے بھائی تھے۔ ان کا خاص تعلق تھا۔ ویسے تو ہر بھائی کا ہوتا ہے لیکن ان کا خاص تھا۔ ہمارے گھر میں بہت زیادہ آنا جانا تھا اور اس تعلق کو قائم رکھا اور پھر خلافت کے بعد مجھ سے بھی انہوں نے بڑا تعلق رکھا۔ اکثر یہاں فون کر کے بھی اس تعلق کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جولائی 2014ء)

سامعین! اب خاکسار کچھ مختصر ذکر آپ کی اہلیہ مکرمہ **صاحبزادی صبیحہ امینہ بیگم صاحبہ** مرحومہ کا کرے گا۔

صاحبزادی صبیحہ امینہ بیگم صاحبہ فروری 1930ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی سب سے بڑی بیٹی امۃ السلام بیگم صاحبہؓ اور مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بڑی بیٹی تھیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیگم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی بڑی بہن تھیں۔

آپ چونکہ اپنے والدین کی سب سے بڑی بیٹی تھیں اس لیے اکثر فیصلوں میں والدین آپ کی رائے کو بڑی اہمیت دیتے تھے کیونکہ بڑی سمجھدار بھی تھیں۔ آپ پر بڑا اعتماد کرتے تھے اور آپ بھی اپنے والدین کے اعتماد پر ہمیشہ پورا اُتریں اور اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی بھی پرورش اور اچھی طرح تربیت کرنے کی کوشش کی۔

آپ کی ہمشیرہ انیسہ فوزیہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ

"میرے لیے حضرت مصلح موعودؓ کے کسی بیٹے کے رشتے کے حوالے سے بات چلی تو حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ یہ اچھا خاندان ہے۔ اس گھرانے سے دو بہنیں میری بہوئیں ہیں یعنی ایک آپ اور ایک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ کی بیگم۔ فرمایا کہ یہ دو بہنیں میری بہوئیں ہیں جو بہت پیار کرنے والی اور خاندان کو جوڑنے والی ہیں۔"

آپ نہایت سادہ، غریب پرور اور ہر کسی کے دکھ سکھ میں کام آنے والی تھیں۔ ضرورت مندوں کا دلی احساس کرتی تھیں۔ خیال رکھتی تھیں اور بڑی ہمدرد تھیں۔ غریبوں کی ہمدرد تھیں۔ ان کی باتیں سن کے آبدیدہ ہو جایا کرتی تھیں۔ جس حد تک مدد ہو سکتی تھی کیا کرتی تھیں۔

اپنے ملازمین کے ساتھ بھی بڑا اچھا سلوک کرتیں۔ انہیں اپنے بچوں کی طرح پالتیں۔ ایک ملازمہ کی جب شادی ہونے لگی تو اس نے کہا کہ مجھے ویسا ہی جہیز چاہیے جیسا آپ نے اپنی بیٹی کو دیا ہے اور پھر اس کے لیے اس کو جہیز بنا کے بھی دیا۔

آپ کی وفات 30؍ اپریل 2019ء کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 90 سال تھی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"ایک جنازہ نماز جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا جو مکرمہ صاحبزادی صبیحہ بیگم صاحبہ کا ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی نواسی تھیں۔ آپؓ کی سب سے بڑی بیٹی کی بڑی بیٹی تھیں اور حضرت مرزا رشید احمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امّ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 30؍ اپریل کو نوّے سال کی عمر میں، طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اور اس رشتے سے وہ میری ممانی بھی تھیں۔ حضرت مرزا رشید احمد صاحب حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے بیٹے تھے اور جیسا کہ میں نے بتایا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی سب سے بڑی بیٹی امۃ السلام بیگم صاحبہ کی یہ بیٹی تھیں۔ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ربوہ میں اپنے خاندان کی جس آخری شادی میں شمولیت

فرمائی وہ ان کی شادی تھی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیگم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی بڑی بہن تھیں۔ ان کے باقی ایک بہن اور تین بھائی ہیں۔ آپ کی ہمشیرہ انیسہ فوزیہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ اپنے والدین کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ اس لیے اکثر فیصلوں میں والدین ان کی رائے کو بڑی اہمیت دیتے تھے کیونکہ بڑی سمجھدار بھی تھیں۔ ان پہ بڑا اعتماد کرتے تھے اور یہ بھی اپنے والدین کے اعتماد پر ہمیشہ پورا اتریں اور اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی بھی پرورش کی۔ اچھی طرح تربیت کرنے کی کوشش کی۔ یہ لکھتی ہیں کہ میرے لیے حضرت مصلح موعودؓ کے کسی بیٹے کے رشتے کے حوالے سے بات چلی تو حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ یہ اچھا خاندان ہے۔ اس گھرانے سے دو بہنیں میری بہوئیں ہیں یعنی ایک یہ جن کی وفات کا میں ذکر کر رہا ہوں اور ایک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ کی بیگم۔ فرمایا کہ یہ دو بہنیں میری بہوئیں ہیں جو بہت پیار کرنے والی اور خاندان کو جوڑنے والی ہیں۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ میری والدہ نہایت سادہ، غریب پرور اور ہر کسی کے دکھ سکھ میں کام آنے والی تھیں۔ ضرورت مندوں کا دلی احساس کرتی تھیں۔ خیال رکھتی تھیں اور بڑی ہمدرد تھیں۔ غریبوں کی ہمدرد تھیں۔ ان کی باتیں سن کے آبدیدہ ہو جایا کرتی تھیں۔ جس حد تک مدد ہو سکتی تھی کیا کرتی تھیں۔ اور کوئی مبالغہ نہیں کہ ان میں یہ خصوصیات تھیں۔ اپنے ملازمین کے ساتھ بھی بڑا اچھا سلوک کرتیں بلکہ ان کی ایک بیٹی نے لکھا کہ کس طرح (انہیں) بچوں کی طرح پالا کہ ایک ملازمہ کی جب شادی ہونے لگی تو اس نے کہا کہ مجھے ویسا ہی جہیز چاہیے جیسا آپ نے اپنی بیٹی کو جہیز دیا ہے اور پھر اس کے لیے ان کو جہیز بنا کے بھی دیا۔

ان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ (کے فضل سے) یہ موصیہ بھی تھیں۔ کل ہی ان کا جنازہ ہوا ہے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اپنی والدہ کی نیکیاں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور آپس میں بھی محبت اور پیار سے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت سے اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔"

(خطبہ جمعہ 3/ مئی 2019ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 3 مئی 2019ء کو بعد نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ آپ دونوں کے درجات بلند کرے۔ آمین

سونپا ہے تمہیں خالق و مالک کی اماں میں
سوئے ہو یہاں، آنکھ کھلے باغِ جناں میں

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

❁❁❁❁